پروفیسر عبد الماجد (مانسہرہ)

قرآنی آیت کی تحریف معنوی

گزشتہ کچھ عرصہ سے پاکستان ٹیلی ویژن پر خاندانی منصوبہ بندی (وزارت بہبود آبادی) کی طرف سے خاندانی منصوبہ بندی کے حق میں قرآنی آیت کو غلط انداز سے پیش کیا جا رہا ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی کے جواز وعدم جواز سے قطع نظر، قرآن حکیم کی سورۃ البقرہ کی آخری آیت نمبر ۲۸۶ کے ایک حصے ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به (اے رب! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جس کے اٹھانے کی ہم طاقت نہیں رکھتے) کا مفہوم وزارت مذکورہ یہ پیش کرتی ہے کہ اس سے مراد زیادہ بچوں کا بوجھ ہے اور یہ آیت پیش کر کے یہ کہا جاتا ہے "چونکہ خاندانی منصوبہ بندی اسلام و قرآن کا حکم بھی ہے اور ہماری ضرورت بھی، اس لیے اس پر عمل کیجیے۔"

حالانکہ قرآن کی آیت مذکورہ کا یہ مفہوم سراسر تمام مفسرین کرام کی تفسیر سے بالکل مختلف ہی نہیں بلکہ متضاد ہے اس لیے یہ تحریف معنوی کے زمرے میں آتا ہے جو کہ حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

قرآن کی آیت مذکورہ کا جو مفہوم مختلف مفسرین نے بیان کیا ہے، وہ ملاحظہ ہو۔

۱۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۳۳ میں اس آیت کی تفسیر اس طرح ہے۔

ای من التکلیفات والمصائب والبلاء لا تبتلینا بما لا قبل لنا

یعنی اے اللہ ہمیں ان تکالیف و مصائب اور بلاؤں میں مبتلا نہ کرنا جن کو برداشت کرنے کی ہمارے اندر طاقت نہیں۔

۲۔ تفسیر بیان القرآن ج ۱ ص ۱۷۶ میں اس آیت کی تفسیر علامہ اشرف علی تھانویؒ نے یوں بیان کی ہے۔

"اس ایت میں تکوینی تکالیف سے بچنے کی دعا ہے جس میں دنیا اور آخرت کے سب مصائب و عقوبات داخل ہیں"

۳۔ تفسیر تدبر قرآن ج ۱ ص ۶۵۱ میں مولانا امین احسن اصلاحیؒ یوں رقمطراز ہیں۔

"تحمیل کے معنی کسی پر کوئی بوجھ لادنے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ سمع وطاعت کی راہ میں آگے جو آزمائشیں آنے والی ہیں، ان میں کوئی آزمائش ایسی نہ ہو جو ہماری برداشت سے زیادہ ہو اور جو ہمیں تیری وفاداری کے امتحان میں ناکام بنا دے"

۴۔ تفسیر عثمانی ص ۶۳ پر حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ یوں لکھتے ہیں۔

"اے ہمارے پروردگار، اپنی رحمت وکرم سے ہمارے لیے ایسے حکم بھیجے جائیں جن کے بجالانے میں ہم پر صعوبت اور مشقت نہ ہو، نہ بھول چوک میں ہم پکڑے جائیں، نہ مثل پہلی امتوں کے ہم پر شدائد اتارے جائیں، نہ ہماری طاقت سے باہر ہم پر کوئی حکم مقدر ہو۔"

۵۔ تفسیر خازن ج ۱ ص ۳۴۳ پر اس آیت کا مفہوم یوں بیان کیا ہے۔

یعنی لا تکلفنا من الاعمال ما لا نطیق القیام به لثقل حمله علینا وهو حدیث النفس والوسوسة وقیل هیجان الغلمة وقیل هو شماتة الاعداء

۶۔ تفسیر البحر المحیط ج ۲ ص ۳۶۹ پر اس آیت کی تفسیریں بیان کی گئی ہے۔

ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به (قال قتادة لا تشدد علینا کما شددت علی من کان قبلنا وقال الضحاک لا تحملنا من الاعمال ما لا نطیق

ان تمام تفسیروں کی روشنی میں یہ بات عیاں ہے کہ آیت مذکورہ سے مراد زیادہ بچوں کا بوجھ نہیں بلکہ دیگر مصائب دنیوی و اخروی ہیں۔ پاکستان ٹیلی وژن اور وزارت بہبود آبادی قرآنی آیات میں کج روی اختیار کرنے اور غلط تفسیر بیان کرنے کے مجرم ہیں اور اللہ کے عذاب سے بچ نہیں سکتے۔ کیونکہ الحاد (قرآنی آیات میں کج روی) کا مفہوم حضرت ابن انسؓ نے یہ بیان فرمایا الالحاد هو وضع الکلام علی غیر موضعه یعنی الحاد یہ ہے کہ قرآنی آیات کا ایسا مفہوم بیان کیا جائے جو کہ حقیقت میں اس کا مفہوم نہ ہو۔ اور مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے اپنی تفسیر معارف القرآن ج ۷ ص ۶۵۸ پر الحاد و تحریف کی تعریف یوں کی ہے۔

"الحاد ایسے انحراف کو کہتے ہیں کہ ظاہر میں قرآن اور اس کی آیات پر ایمان و تصدیق کا دعویٰ کرے مگر ان کے معانی اپنی طرف ایسے گھڑے جو قرآن و سنت کی نصوص اور جمہور امت کے خلاف ہوں اور جس سے قرآن کا مقصد ہی الٹ جائے"